کس کا اندازِ تکلم صورتِ اعجاز ہے
فکر کس کی طائرِ سدرہ کی ہم پرواز ہے

کس کو اتنی قدرتیں حاصل ہیں نظم و نثر پر
کس کے قابو میں ہیں یوں الفاظ کی تشمسِ قمر

نو بہارِ گل کو دے گا کون ذوقِ تازگی
کون غنچوں کو سکھائے گا فسونِ دلبری

کون چمکائے گا اب رخسارِ صبحِ لالہ فام
کون سلجھائے گا دستِ فکر سے گیسوئے شام

ہے مزاجِ زندگی اس درد سے آشفتہ تر
بجلیوں نے پھونک ڈالا گلشنِ علم و ہنر

اب کوئی دل بستگی گلشن کے پھولوں میں نہیں
وحشتوں کا جوشِ صحرا کے بگولوں میں نہیں

اٹھ گیا بزمِ جہاں سے واقفِ اسرارِ فن
مرگیا زینت دہِ اورنگ و دیہیم سخن

(۵)

اے کہ وہ تیرے تخیل نے تحسینِ آگہی
مضمحل طرزِ بیاں کو روحِ تازہ بخش دی

اپنے بیگانے مقر ہیں اس کے استادِ فن
وقت پر تو نے حریفوں سے بھی لی دادِ سخن

شاعری تیری ہے یا شمعِ شبستانِ ازل
زندگی ہے جس کے پروانوں کی سوزِ مستقل

فلسفہ رنگِ تصوف اور تغزل کا گداز
تیرے نغموں کی فضائیں ہیں چمن میں سوز و ساز

جدتِ تخیل ہے ہم پہلوئے حسنِ شعور
تیرا اندازِ سخن ہے طرزِ عسرتی کا ظہور

یہ روانی یہ جزالت اور یہ معراجِ نظر
بے جا کہئے سمجھے اردو کا قاآنی اگر

میر و سودا ذوق و غالب کی عجوبہ کاریاں
بخش دی تھیں تجھ کو قسامِ ازل نے یکجاں

حسن کے خلوت کدے کو اور روشن کر دیا
برقِ طورِ عشق تھا ہر نالۂ برہم تیرا

ہے تری آواز اک پیغامِ حریت نواز
کارنامہ ہے ترا تعمیرِ مستقبل کا راز

(۶)

مجھ کو تیری موت سنتے یہ راز بھی سمجھا دیا
مرگِ شاعر جس کو کہتے ہیں وہ زندہ ہیں بقا